رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۳۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حب وطن از ملک سلیمان خوشتر | خار وطن از سنبل و ریحان خوشتر
یوسف کہ بمصر بادشاہی می کرد | می گفت گدا بودن کنعان خوشتر

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر مظفر الدین

سالانہ چندہ	۳
فی پرچہ	۲

کاکوری اخبار
پانزدہ روزہ

جلد ۶ | کاکوری شنبہ ۱۶ دسمبر ۱۹۳۹ء مطابق ۴ ذیقعدہ ۱۳۵۸ھ | نمبر ۱۶

ادبیات

حسب ذیل اشعار شیخ محمد کاظم رضا صاحب نقی ایم۔ اے۔ ایڈوکیٹ لکھنؤ صدر ضلع مسلم لیگ لکھنؤ نے بمقام کاکوری ندی کی آمد کے سلسلہ میں جلسہ کے وقت فی البدیہ ارشاد فرمائے تھے ہم بصد شکریہ درج اخبار کرتے ہیں۔ (اڈیٹر)

کہیں ہم ہیں قاتل سے ڈر جانیوالے
ہتیلی پر ہیں لے کے سر جانیوالے

نہ گھبرا دل غمزدہ تو نہ گھبرا
مصیبت کے دن ہیں گذر جانیوالے

کر و مرگ احباب کا غم نہ کاظم
کہ تم بھی ہو شام و سحر جانیوالے

"ہو سب بولیاں جدا جدا اثر رکھتی ہیں۔ کڑوی بولی سب سے اچھی ہے"
(اقتباس)

حق آگاہ کی راگنی

(حق آگاہ بیابان میں پکارنے والے کا نام ہے جو جنگل کی شب میں یہ آواز لگاتا ہے)

مبارک ہیں وہ جو کڑوا شربت پینے کو تیار ہیں۔ اور میٹھے زہر کو منہ نہیں لگاتے۔ دیکھنا وہ ضرور میٹھے پھل پائیں گے اور خدا تو ان پر رحم کرے جو ظاہر داری کے بھوکے اور پیاسے ہیں۔

میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ وہ دنیا میں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتا جو سانپ کی جلد کی ملائمت دیکھکر اُسے پکڑ لیتا ہے۔ دیکھنا وہ ضرور کاٹے گا اور یہ ضرور پچھتائیگا۔

اے دنیا کی بھیڑو۔ بعض تم میں سے بھیڑیں نہیں ہیں۔ مگر تم انھیں بھیڑیں ہی تصور کرتے ہو۔ در اصل وہ پھاڑنے والے بھیڑیے ہیں۔ جو تم میں تمہارا لباس پہن کر آ شامل ہوئے ہیں۔ دیکھنا انسے بچکر رہنا۔ یہ موقع پاکر کام کرتے ہیں۔ ان نرم نرم بالوں میں تمہاری موت پنہاں ہے۔

یہی حال ان سفید سفید قبروں کا ہے جن پر رنگ برنگ کے تعویذ چڑھے ہیں۔ بعض پر خوشنما پھول پڑے ہیں جنکی پنکھڑیاں نزاکت میں مشہور ہیں۔ ان قبروں کو اکھیڑ دو سوائے گلی سڑی ہڈیوں کے کچھ نہ پاؤگے۔

یاد رکھ۔ اے پھول توڑنیوالے! اسکو حاصل کرنے میں کانٹے ضرور چبھیں گے تکلیف برداشت کرنیکے بعد ہی راحت حاصل ہوتی ہے۔ بیابان میں پکارنیوالے کی آواز آتی ہے۔ م

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۶ کاکوری اخبار نمبر ۱۶

اکثریت کے صوبوں کا وفد کاکوری میں

مسلم اکثریت کے صوبوں کے وفد کا جس میں پنجاب۔ سندھ۔ بلوچستان اور سرحد کے زعما شامل تھے حسب تجویز آل انڈیا مسلم لیگ صوبہ متحدہ میں دورہ کرنے کے اعلان ہونے پر، کاکوری مسلم لیگ نے ضلع مسلم لیگ لکھنؤ کے توسط سے کاکوری آنے کی دعوت دی تھی۔ پروگرام مرتب ہونے پر ۳۰ نومبر ۱۹۳۹ء کو سہ پہر کے وقت اراکین وفد کا کاکوری میں داخلہ کا حال اخبارات سے معلوم ہوا اور سکریٹری وفد نے سہارنپور سے براہ راست بھی مقامی مسلم لیگ کے دفتر میں اطلاع بھیجدی تھی جو ۲۲ نومبر کو موصول ہوئی۔

لہذا ۳۰ تاریخ کے لیے بعد نماز مغرب جلسہ منعقد کرنے کا اعلان مسلم نیشنل گارڈ نے شروع کیا اور ۳۰ تاریخ کی دوپہر تک مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ کی شرکت کے لیے آمادہ کیا۔ اور جلسہ کو ہر طرح پر کامیاب بنانے کی جدوجہد شروع کی گئی۔ بعض اراکین مجلس انتظامیہ و نیشنل گارڈ نے اجتماع کے لیے کوششوں کے علاوہ جلسہ گاہ کی آراستگی وغیرہ کا ذمہ لیا اور تمام امور بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیئے۔

چونکہ ملیح آباد ضلع لکھنؤ کا پہلا مقام تھا جہاں وفد کا خیر مقدم و جلسہ طے ہوا تھا لہذا ۳۰ نومبر کو علی الصباح قاضی راشد علیخاں عباسی بی۔ اے اور مولوی سید محمد مشیر الدین بحیثیت ممبر ضلع لیگ ملیح آباد روانہ ہو گئے تاکہ ۹ بجے صبح کو وفد کے داخلہ ملیح آباد کے وقت خیر مقدم میں شرکت کر سکیں۔ رسم خیر مقدم اور جلوس میں شرکت کے بعد قاضی راشد علیخاں اراکین وفد سے ملاقات کر کے اور ملیح آباد سے روانگی اور کاکوری میں داخلہ کے اوقات مقرر کر کے واپس آ گئے۔ مولوی سید محمد مشیر الدین اراکین وفد کو ہمراہ لانے کے لیے ٹھیرے رہے۔ ملیح آباد میں کھانے کے بعد ۲ بجے زیر صدارت شیخ کاظم رضا صاحب صدیقی ایم۔ اے۔ ایڈوکیٹ جلسہ شروع ہوا اور ٹھیک ۴ بجے ختم ہوا۔ جلسہ کے بعد مہمانوں کو چائے اور ناشتہ دیا گیا۔ ۴½ بجے بعد یہ موٹر وفد کاکوری کے لیے روانہ ہوا اور ۵ بجے قاضی راشد علیخاں کے دولت سرا پر پہونچا (جہاں اراکین وفد کے قیام کا انتظام کیا گیا تھا) اراکین وفد کے موٹر سے اترتے ہی مسلم نیشنل گارڈ نے زیر قیادت محمد کامل خاں اور زیر نگرانی ضمیر الدین علوی کنوینر، اللہ اکبر، مسلم لیگ زندہ باد۔ اراکین وفد زندہ باد کے نعروں کی گونج میں استقبال کر کے باقاعدہ سلامی دی بعدہ معزز مہمانوں کا ممبران مجلس انتظامیہ سے (جو پیشوائی کے لیے موجود تھے) تعارف کرایا گیا۔ اور کچھ دیر آرام کرنے کے بعد ۶ بجے مہمانان شرکت جلسہ کے لیے روانہ ہوئے۔ جلسہ گاہ کے پھاٹک پر مسلم نیشنل گارڈ نے اللہ اکبر و مسلم لیگ زندہ باد کے فلک شگاف نعروں کے ساتھ وفد اور مہمانوں کا استقبال کیا اور سلامی دی اور گولے چھوڑے۔ بعدہ اراکین وفد صدر (سکریٹری صاحبان ضلع مسلم لیگ کو (جو ملیح آباد سے جلسہ کے انتظامات اور کارروائی دیکھنے کے لیے سکریٹری، کاکوری مسلم لیگ کی استدعا پر تشریف لائے تھے) ہار پہنائے۔ اور جلسہ گاہ کے سامنے سبز ہلالی نشان مسٹر محمد اسمٰعیل غزنوی، بیرسٹر ایٹ لا۔ پشاور، آنریری سکریٹری پراونشل مسلم لیگ صوبہ سرحد، و امیر وفد نے تلاوت کلام پاک کے بعد پرچم کشائی کی۔ اور نیشنل گارڈ نے جھنڈہ گایا۔ ۶ بجے جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے مفتی خلیل الدین خاں بہادر کی وسیع کوٹھی میں بصدارت شیخ محمد کاظم رضا صاحب صدیقی، صدر ضلع لیگ شروع ہوئی۔

اولاً مسلم نیشنل گارڈ نے پرجوش ترانہ "مسلم ہے تو مسلم لیگ میں آ" گایا جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے اور بیرونجات کے مہمانوں نے خصوصیت سے طریقہ اور ضبط و نظام کا اظہار پسندیدگی کیا۔ ترانہ کے بعد مقامی مسلم لیگ و مسلم باشندگان کاکوری کی جانب سے وفد کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا جس کو مولوی سید محمد مشیر الدین سکریٹری نے باجازت صدر پڑھا بعدہٗ حاجی محمد حسن علوی، رکن مجلس انتظامی، مقامی لیگ و ممبر ضلع لیگ اور قاضی محمد عثمان جوائنٹ سکریٹری ضلع مسلم لیگ نے نہایت خوش الحانی سے نظمیں پڑھیں اور داد تحسین حاصل کی نظموں کے بعد مولوی انوار الحسن ایڈوکیٹ آنریری سکریٹری، ضلع مسلم لیگ لکھنؤ نے اراکین وفد کا جس میں مسٹر محمد اسمٰعیل غزنوی، پروفیسر دلدار رضا صاحب (پنجاب)، آف ایم۔ اے۔ او کالج امرتسر۔ سردار فتح محمد خان آف

بلوچستان، اور الحاج مولٰنا کرم علی ملیح آبادی، سکرٹری وفد شامل تھے تعارف حاضرین سے کرایا۔ بعد ازاں جناب پروفیسر ولدار خاں صاحب مقبل نے صوبہ پنجاب کے حالات بیان کرتے ہوئے صوبہ متحدہ کے مسلمانوں سے جس دور ابتلا میں گذشتہ سوا دو سال تک مبتلا رہے ہیں مسلمانان پنجاب کی جانب سے اظہار ہمدردی کی اور پنجابی مسلمانوں کا پیغام اخوت پہونچایا۔ ساتھ ہی پنجاب میں مسلم وزارت کا جو برتاؤ منصفانہ کانگریس کے ساتھ ہے اس کی تفصیل بیان کی۔ پروفیسر صاحب کے بعد مسٹر غزنوی نے اپنے اور اپنے ساتھیوں کی جانب سے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے اپنی معرکۃ الآرا تقریر میں کانگریس کی حریت پرستی کا پردہ چاک کرتے ہوئے صوبہ سرحد کو اصلاحات دینے کے سوال پر موتی لال نہرو آنجہانی نے مرکزی اسمبلی میں جو روش مخالفانہ اختیار کی تھی اس کو یاد دلایا اور یہ ثابت کیا کہ کانگریس آزادی ہند کا صرف ایک ڈھونگ بنائے ہوئے ہے سرحد کے کانگریسی لیڈر عبدالغفار خاں کی مسلم کش پالیسی اور غدارانہ روش کو واضح کیا۔ آپ نے فرمایا کہ صوبہ سرحد میں پٹھانوں کو ملانے کے لیے کانگریس نے اسّی اسّی ہزار روپیہ بیک وقت صرف کیا ہے۔ اور گذشتہ انتخابات کے زمانہ میں اپنے اُمیدواروں کو کامیاب کرانے کی کوشش میں ڈیڑھ لاکھ کی کثیر رقم صرف کرنے کے باوجود کانگریس منجملہ ۵۰ نشستوں کے صرف ۱۹ نشستیں حاصل کر سکی اور ۲۱ اُمیدوار آزاد ٹکٹ پر کامیاب ہوئے تھے جنہیں سے بعد میں بعض ناعاقبت اندیشوں کو توڑ کر کانگریس میں شامل کیا گیا جنہیں خطاب یافتہ بھی تھے۔ ایلکشن کے ایام میں صوبہ سرحد میں کوئی مسلم لیگ کا نام بھی نہ جانتا تھا صوبہ سرحد میں مسلم لیگ کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ پہلا جلسہ ساڑھے پانچ آدمیوں سے شروع کیا گیا تھا اور اب مسلم لیگ کی قوت کا حال صوبہ سرحد میں یہ ہے کہ حال کے اسمبلی کے تین ضمنی انتخابات میں کانگریس کو مسلم لیگ کے مقابلہ میں شکست فاش اُٹھانا پڑی۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے بیرسٹر صاحب نے فرمایا کہ آزادی جس کا نام ہے کانگریس اُس سے بالکل ناواقف ہے وہ تو ایسی آزادی چاہتی ہے جو انگریز کے سنگینوں کے سایہ میں قائم رہے اور حکومت کے وقت مسلمان اور ملک کے دیگر اقلیتوں پر جبر و تشدد کیا جائے۔ یہ صرف مسلمان ہی ہو سکتا ہے جو صحیح معنی میں آزادی کا خواہاں ہے اور جس نے اپنے دور حکومت میں بھی رواداری اور انصاف پسندی کا ثبوت دیا ہے اور اس وقت بھی جہاں مسلمان وزیر ہیں دوسری اقلیتوں کے ساتھ انصاف و رواداری کا برتاؤ کر رہی ہیں۔ آپ نے کہا کہ سرحدی مسلمان کانگریس کے فریب کو بخوبی اب سمجھ چکا ہے اور کانگریس کے فریب میں نہ آئیگا۔ سرحدی پٹھان میں یہ بھی خصوصیت ہے کہ وہ بدلہ ضرور لیتا ہے۔ کانگریس نے اپنے کو برطانیہ کا مخالف کہکر اس کو اپنے ساتھ لیا تھا اب اُس پر پوری حقیقت عیاں ہو گئی ہے انشاء اللہ اب وہ کانگریس سے ضرور بدلہ لیگا۔ بیرسٹر صاحب نے تمام واقعات کو تمثیلات سے حاضرین کے ذہن نشین کرایے آخر میں آپ نے حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنے ساتھی ورکن وفد سردار فتح محمد خاں (بلوچستان) کے دفعتًا بخار میں مبتلا ہو جانے کے باعث جلسہ میں شرکت نہ کرنے کی معذرت کی۔ اور تقریر ختم کرنے سے پہلے مسلمانان صوبۂ سرحد کی جانب سے یہاں کے مسلمان بھائیوں کو پیغام مودت و ہمدردی پہونچایا۔ غزنوی صاحب کے بعد الحاج مولٰنا کرم علی صاحب نے اپنی ولولہ انگیز تقریر، اللہ اکبر کے فلک شگاف نعروں کی گونج میں شروع کی اور آنجہانی کانگریسی حکومت کی واقعات اور مثالوں سے خوب دھجیاں اُڑائیں۔ آپ نے کہا کہ روٹی و پیٹ کے نام پر مسلمانوں کو ورغلایا جاتا ہے حالانکہ مسلمان صرف روٹی کے لیئے پیدا نہیں ہوا ہے بلکہ وہ اللہ کا نام بلند کرنے کے لیئے دنیا میں آیا ہے۔ یہی ہر مسلم کا عقیدہ ہے اور اسی کی تمنا ہر مسلمان کو ہونا چاہیئے۔ کہ اُس کا ایمان قائم رہے۔ آپ نے سلسلۂ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ایک طرف غیور سرحدی پٹھانوں کو اہنسا کی تلقین کی جاتی ہے اور دوسری طرف ہندوؤں کو مسلح ہونے اور فوجی تعلیم حاصل کرنے کی ہدایت ہوتی ہے۔ آپ نے کہا کہ کانگریس کو مسلمانوں کی تنظیم کیوں گوارا نہیں اور اُن میں پھوٹ ڈالنے کیلئے کیوں کوشاں ہے۔ مسلم لیگ جو مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہونے کی حیثیت سے قوم کی تنظیم کر رہی ہے اُس سے کیوں اندیشہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ آخر میں مولٰنا نے مسلمانوں کو اپنے میں قوت پیدا کرنے کی ہدایت فرماتے ہوئے اتفاق، یکجہتی اور اتحاد بین المسلمین پر عمل کرنے کی تلقین کی اور بتایا کہ مسلمانوں کی قوت اسی میں مضمر ہے۔

دہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں ایک جھنڈے کے نیچے جمع ہوں اور وہ جھنڈہ مسلم لیگ کا سبز ہلالی پرچم ہے جس کو تمام دنیا اسلامی نشان مان چکی ہے مولٰنا کی تقریر کے بعد حسب ذیل رزولیوشن منجانب صدر پیش ہو کر فاتحہ خوانی کے بعد بالاتفاق منظور ہوا۔ "مسلمانان کاکوری کا یہ جلسۂ عام اس سانحۂ عظیم پر جو حضرت پیر غلام مجدد صاحبؒ اور شاہ واجد حسین صاحب ایڈوکیٹ ڈکٹیٹر مسجد منزل گاہ (صوبہ سندھ) کی شہادت سے ہوا ہے اپنے دلی رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے مرحومین کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرتا ہے"۔ رزولیوشن کو مولوی نوازش حسین ایڈوکیٹ سکریٹری ضلع لیگ نے حاضرین کو پڑھکر سنایا دوسرا رزولیوشن "مسلمانان کاکوری کا یہ عظیم الشان جلسہ قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح کی سیادت پر اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور مسلم لیگ کو مسلمانان ہند کی واحد نمائندہ جماعت تسلیم کرتے ہوئے قائد اعظم کو یقین دلاتا ہے کہ اُن کے حکم کی تعمیل کو اپنا فرض تصور کرکے بوقت ضرورت جانی ومالی قربانی سے دریغ نکریگا۔ اور موجودہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے جو روش اور پالیسی آل انڈیا مسلم لیگ نے جنگ کے متعلق اختیار کی ہے اُس کی پوری طور پر تائید کرتا ہے۔"

محرک۔ قاضی انتظار علیخان عباسی بی، اے، نائب صدر مسلم لیگ کاکوری۔ موید۔ مولوی انوار الحسن، ایڈوکیٹ، سکریٹری ضلع مسلم لیگ لکھنؤ۔ جناب صدر، اراکین وفد، مہمانان اور جملہ حاضرین کے شکریہ پر بخیر وخوبی ۱۰ بجے شب کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ اور معزز مہمانوں کی دعوت قاضی راشد علی خان عباسی نے معقول پیمانہ پر کی۔ اور کھانے کے بعد کچھ دیر سماع کا بھی لطف رہا۔

اراکین وفد، صدر اور سکریٹری وجوائنٹ سکریٹری ضلع مسلم لیگ لکھنؤ کے علاوہ نواب زادہ مصطفٰے علی خان نواب زادہ احمد ولی خاں اور قوی کمال خاں۔ بی، اے ملیح آباد سے اور منشی محمد سلیم بجنوری منشی سید حسن ایٹھوی، اراکین ضلع مسلم لیگ نے بھی ازراہ عنایت جلسہ وغیرہ میں شرکت کی تھی۔ مجمع کا اندازہ ایک ہزار سے زیادہ کیا جاتا ہے علاوہ بردہ نشین مستورات کے دیکھنے کے لئے پردہ کا خاص اہتمام کیا گیا تھا۔ کہا جاتا ہے زنانہ وسیع کمرہ بھی عوام وخواص مستورات سے بھرا ہوا تھا۔ کمرہ کی گنجائش کے لحاظ سے دو ڈھائی سو عورتوں کی موجودگی بیان کی جاتی ہے۔ جلسہ کی خصوصیت یہ تھی کہ باوجود سردی کے ایام کے مجمع آخر وقت تک بہت سکون واطمینان سے بیٹھا رہا اور دور دراز کے رہنمایان قوم کے خیالات عالیہ کو خاموشی کے ساتھ بغور سنتا رہا۔ مجمع میں بڈھے اور ضعیف حضرات کے علاوہ اکثر ایسے لوگ بھی دیکھے گئے جن کو اس سے پہلے جلسوں میں کبھی نہیں دیکھا گیا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمانان قصبہ کسقدر اپنے زعماء رہنمایان عزیز کے دیکھنے کے مشتاق تھے جو اتنی دور دراز کی صعوبت برداشت کرکے جاڑوں کے ایام میں مسلم لیگ کی دعوت پر قصبہ میں تشریف لائے تھے۔

جلسہ کی ساری کامیابی اور ایسے نازک وقت اجتماع کی کوشش کا سہرا تمام تر مسلم نیشنل گارڈ کے سر ہے اور مولوی ضمیر الدین کیپٹن نیز محمد کامل خاں۔ کپتان اور جملہ ارکان نیشنل گارڈ قابل مبارکباد ہیں ساتھ ہی اراکین مجلس انتظامیہ بھی شکریہ کے مستحق ہیں کہ جنہوں نے جلسہ کو کامیاب بنانے میں ہر امکانی مدد دی نیشنل گارڈ نے تین دن مسلسل قصبہ میں گشت کرنے کے علاوہ جلسہ گاہ کی آراستگی اور متعدد پھاٹکوں کے لگانے کا بھی انتظام کیا تھا پھاٹکوں کو مختلف ناموں سے موسوم کیا گیا تھا۔ مثلاً جناح گیٹ۔ پنجاب گیٹ، سرحد گیٹ۔ بلوچستان گیٹ وغیرہ۔

(رپورٹر)

(بقیہ مضمون صفحہ ۵ کالم ۱ ملاحظہ ہو)

ہم کو یہ معلوم ہوا کہ اُن اہلکاروں کو یہ ہدایات تحریری دیگئی ہیں کہ فہرست کی ترتیب اس طرح پر ہو کہ موجودہ چیرمین اور ممبران وہنر عام پبلک کو فہرست نہ دکھائی جائے اور اُن سے مشورہ نہ لیا جائے لیکن ہم کو یہ دیکھکر تعجب ہوا کہ سرکاری اہلکار کے ساتھ بعض ذمہ دار لوگ بھی قصبہ کا گشت کرکے فہرست اپنی موجودگی میں مرتب کرا رہے ہیں جو قابل اعتراض طریقہ ہے اور اسکے متعلق متعدد شکائتیں ہمارے پاس آئی ہیں کیونکہ لوگوں کو یہ اندیشہ ہے کہ اس طرح جبر فہرست میں تصرف نکرا دیا جائے اور اندراجات غلط نہو جائیں۔ ہمکو امید ہے کہ افسر الیکشن صاحب اس بے ضابطگی پر جلد توجہ فرماکر ترتیب فہرست کے بعد اور اشاعت سے پہلے کسی ذمہ دار شخص کے ذریعہ جانچ کرالیں تاکہ اہل قصبہ کو شکایت کا موقع نہ رہے اور صحیح نام وغیرہ کے واسطے عذرداری کے وقت غریبوں کو شہر کی خاک نہ چھاننا پڑے۔

نقوش

گرانی کے سلسلہ میں لیگ کی جدوجہد:۔ پے در پے شکایات دفتر میں آتی رہیں کہ کٹرہ بازار کے بنیوں نے دفعتاً اشیاء خوردنی کا بھاؤ غیر معمولی طور پر بڑھا دیا ہے اور لکھنؤ سے اطلاعات ملتی رہیں کہ وہاں گرانی کی وجہ سے مخلوق بہت پریشان ہو رہی ہے، سٹی مسلم لیگ نے اپنا ایک نمائندہ وفد صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے پاس بھیجکر استدعا کی کہ جلد از جلد نرخوں کا تعین کر دیا جائے۔ اور ڈپٹی کمشنر صاحب نے جلد انتظام کرنے اور نرخوں کے مقرر کرنے کا وعدہ کیا۔ لہٰذا مقامی مسلم لیگ کے کارکنان نے قصبہ کی پبلک کی انتہائی پریشانی کو محسوس کر کے نیشنل گارڈ کے ذریعہ قصبہ میں اعلان کر دیا کہ حکامان ضلع کی طرف سے جلد نرخ مقرر ہو جائیں گے۔ نرخوں کے تعین کے بعد اگر دوکاندار اُن نرخوں پر عملدرآمد نہ کریں تو ایسے لوگوں کے نام دفتر مسلم لیگ میں فوراً نوٹ کرا دیئے جائیں تاکہ حکامان ضلع کو توجہ دلا کر اُن لوگوں کے خلاف کارروائی کرائی جائے۔ سینچر ۹ دسمبر کی بازار میں لکھنؤ سے نرخوں کے نہ آنے سے بعض حضرات نے پولیس سب انسپکٹر سے مشورہ کے بعد وقتی طور پر نرخ متعین کر دیئے تھے جن پر اُس بازار میں بہت تھوڑی دیر عملدرآمد ہوا اور بنیوں نے گیہوں میں جو وغیرہ ملا کر اور خراب قسم کا بیچنا شروع کر دیا۔ جس کی شکایات ہمارے پاس بھی آئیں اور سب انسپکٹر کو بھی توجہ دلائی گئی۔ منگل ۱۲ دسمبر کی بازار میں سُنا گیا کہ وہ نرخ بھی قائم نہ رہ سکے جو ۹ دسمبر کی بازار میں سب انسپکٹر نے بعد مشورہ مقرر کیئے تھے۔ پبلک میں عام ہیجان پھیلا ہوا ہے اور گرانی سے لوگ بہت مضطرب ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بنیوں نے اپنی حفاظت کے لیئے لکھنؤ سے پولیس گارد بھی بلائی ہے۔

ایلکشن ٹاؤن ایریا:۔ معلوم ہوا ہے کہ اول ہفتہ فروری ۱۹۴۶ء میں ٹاؤن ایریا کا ایلکشن ہوگا اور تمام بالغ مرد و عورتوں کو ووٹ دینے کا حق دیا گیا ہے اس سلسلہ میں فہرست ووٹران مرتب ہو رہی اور ایک ہندو اور ایک مسلمان اہلکاروں کا تقرر صدر سے ہوا ہے کہ وہ اردو اور ہندی میں فہرست ترتیب دیں۔ چنانچہ کام شروع ہو گیا ہے۔ بقیہ صفحہ ۸

عورت کی تصویر

(از شیخ صلیح الدین احمد صاحب بستیری)

ایک ناکتخدا کے تصورات:۔

(۱) عورت، قدرت کا شاہکار ہے

(۲) عورت، سراپا نغمہ ہے۔ موسیقیت اس کے قدموں کے زیر و بم سے پیدا ہے جس کی بدولت روح جھولا جھولنے لگتی ہے۔

(۳) عورت، کی تخلیق ہنسنے ہنسانے کے لیئے ہوئی ہے وہ مسکراتی ہو تو کائنات مسکرانے لگتی ہے۔

(۴) عورت، دراصل روح ہے اور مرد قالب۔

(۵) عورت، گھر کا اُجالا، آنکھوں کی روشنی اور دل کی ٹھنڈک ہے۔

(۶) عورت، ایک خواب ہے جس کی کوئی تعبیر نہیں۔

(۷) حوا، آدم کی بائیں پسلی سے پیدا ہوئی ہیں اس لیئے جب تک مرد اُس کمی کو پورا نہ کرے گا سکون معلوم۔

(۸) عورت ہی کے دم سے دنیا قائم ہے۔

ایک متاہل کے تجربات:۔

(۱) عورت ہی فکروں کی پوٹ بے اطمینانی کی جڑ ہے۔

(۲) عورت ہی دنیا کی ابتدا اور جہنم کی انتہا ہے۔

(۳) عورت، سکون کی دشمن مصیبتوں کا انبار ہے۔

(۴) عورت، گناہ کی دیوی شیطان کی رسّی ہے۔

(۵) عورت ہی کی بدولت آسمان و زمین تاریکیوں سے بھر گئے ہیں۔

(۶) عورت، کے فتنہ سے بڑھکر اور کوئی فتنہ نہیں۔

(۷) عورت، دیکھنے میں خوشنما چھپنے میں زہر ہے۔

(۸) عورت، عقل و فہم سے مبرّا ہے۔

دراصل ہے یہ کہ:۔

(۱) عورت، ایک معمہ ہے جس قدر اس کے حل کرنے کی کوشش کروگے الجھنیں پیدا ہوتی جائیں گی۔

(۲) عورت کی مثال پسلی کی ہے جو جھکانے سے جھک نہیں سکتی ٹوٹ سکتی ہے۔

(۳) عورت، الجھن ہو یہ بری مرد جیسی چاہتا ہے بنا لیتا ہے (بقیہ صفحہ ۶ کالم ۲)

(مزاحیہ)

یوپی اسمبلی کا یادگار مشاعرہ

(از ظریف مالیہ طوبیہ کاکوڑی)

ہندو مسلم اتحاد کا ڈرامہ دہلی سے جو براڈکاسٹ ہوا تھا ختم ہو چکا۔ وائسرائے نے (چیف براڈکاسٹنگ کنٹرولر) نے اصل تماشہ کے بعد ایک نقل محفوظ رکھی، کانگریس سے تعاون جنگ کے معاملہ میں ہز اکسیلنسی وائسرائے لارڈ لنلتھگو کی طرح برگاندھی جی اور واردھا کی بزم شعرانے ،، برطانیہ کے مقاصد جنگ اور ہندوستان پر اُن کا اطلاق ،، کی گرہ لگائی برطانوی ملک الشعراو نائب السلطنت ہند نے مصرعہ طرح کی زمین ردیف و قافیہ عرض کیا کانگریسی نورتن اس کی بندش دوستانہ ہونے پر بگار اُٹھے نو آبادیاتی عروض میں اسے غیر معین قرار دیا۔

کانگریسی اسمبلیوں میں ان کے شاگردان رشید نے اس کو بعینہ دھرانے کے خیال سے اپنی اپنی محفلوں میں مشاعرہ کا انعقاد کیا۔ بہرحال ان صوبوں میں اصناف سخن کا لحاظ کیے بغیر اور ناموافق فضا میں جدا جدا مشاعرے ہوئے سیاسی شعراکرام نے ،، طرحی ،، و غیر طرحی کلام سنایا اور اساتذۂ فن نے بازی کو جیت لیا واردھا کے رجز کو درجہ قبولیت عطا ہوا۔ اور نعرہ ہائے تحسین و آفریں کے شور میں یہ اولین منزل ختم ہوئی۔ یو۔ پی اسمبلی کا مشاعرہ قابل دید تھا۔

میر مشاعرہ غیر معمولی طور سے مطمئن تھے اور سنجیدگی و متانت ان کے چہرہ سے نمایاں تھی۔ جب شمع گردش کرتی ہوئی استاد الشعرا پنتھ جی کے سامنے لائی گئی تو شمع بردار ذرا جھجکا یہ رعب شعرا کا نتیجہ ہویا منزلت و بزرگی وزیر اعظم کا، بہرحال یہ واقعہ تھا، ناسازی طبع کے باوجود استاد پنتھ اٹھے سب کی نظریں ان پر پڑنے لگیں اور ایک قسم کا اصرار ،، کچھ فرمایئے ،، شروع ہوا۔ واردھا کے رجز کی زمین اگرچہ سنگلاخ تھی اور ردیف و قافیہ ٹیڑھا تھا مگر پھر بھی آپ نے کہنہ مشقی و قادر الکلامی کی بدولت اپنی ذہن رسا و قابلیت کا ثبوت دیا مطلع و مقطع دونوں خوب تھے سب نے سنا اور پسند کیا سیاسی حسن و عشق کی داستان کی لاج رکھ لی۔ راجہ جھیشور دیال سیٹھ باوجود نزاکتی اور ازلی وفاداری کے جب مشاعرہ کی طرح میں خاص ظاہر کرنے کیلئے اُٹھے تو بجائے ارشاد ارشاد کے انھیں پختہ مشقوں نے آوازوں پر دھر لیا اور تقطیع تعاون میں سرپٹ دوڑ نے پائے نواب چھتاری نے حسب معمول اپنی سنجیدگی کی مشق کو نباہا لیکن مصرعہ طرح سے ذرا ہٹ کر۔ غزلیں اچھی تھیں اور آواز بازگشت ثابت ہو رہی تھیں۔ ٹیپ کا بند ،، اگر ،، سے شروع ہوا اور کانگریس کے اقلیتوں سے سمجھوتا کر لینے کی شرط سے آزادی ملجانیکے تیقن پر ختم ہوتا نواب زادہ لیاقت علی خان سکریٹری آل انڈیا مسلم لیگ نے نئی زمین اور نئے انداز و طرح میں جمہوریت کا نقشہ پیش کیا یار لوگ پکار دے کر ہائے ہائے ظالم نے کیا غضب کیا اور کہاں سے مضمون اُڑا لیا۔ مسٹر جناح اپنی ڈائری دیکھیں۔ چودھری خلیق الزماں لیڈر مسلم لیگ پارٹی کے سامنے جب شمع پہونچی تو یہاں ،، شعر اور شعریت ،، کا پورا دسترخوان مع جام گلگوں و جام زرنگار چنا ہوا تھا اس موقعہ پر کوئی داد دے رہا تھا کوئی مصرعہ میں تعقید اور کوئی اعتراض کرتا تھا ہائے ظالم بات کہہ گیا۔ آئینی شاعری اور گرہ لگانے میں جناح کو بھی مات کر گئے میر مشاعرہ بولے سبحان اللہ، آپ نے کہا ،، آداب بجا لاتا ہوں ،، لیکن تہذیب کے لحاظ سے آپ نے اسے استادانہ اصلاح سمجھا اور ہنس کر بطور زیب مجلس اسے قبول و منظور کیا اس طرح پیمانہ سے مصرعوں کی ناپ ہو جانے کے بعد آپ کو حلقۂ اساتذہ میں شامل کر لیا گیا۔

قاضی عدیل عباسی کی نسبت کیسے خبر تھی کہ یہ اخبار مدینہ کی ادارت اور بسلسلہ صحافت شاعری مولانا ظفر علی خاں کی فیض صحبت سے بہرہ اندوز ہو چکے ہیں اور سخن سنجوں میں شامل ہیں۔ پہلے تو آپ کے کلام کو ،، سرقہ ،، اور نہ معلوم کیا کیا کہا میر مشاعرہ بولے ،، جانے دیجئے ،، استاد پنتھ نے فہمائش کی کہ ،، شاعروں کو لڑنا جھگڑنا زیب نہیں دیتا ،، عباسی نے کہا ،، میرے ساتھ جو سلوک ہو رہا ہے اس کی کوئی پرواہ نہیں جو سلوک چاہے روا رکھو مگر آج خوان نعمت کی استمراری ملکیت اور اسکی پیسٹری (کیک) چائے۔ پلاؤ و قورمہ شیرمال۔ کا انتظام میرے سپرد کرو۔ جملہ اشیاء کے نرخ واجبی رہینگے۔ اور خالص گھی کی آب و تاب کا وعدہ، رسوئی خانہ کی پوری بھر رہی ؟

علاوہ ہمیشہ کھانے کے گھی سے تیار کیے جائیں گے میر مشاعرہ نے اختتام وقت کی گھنٹی بجائی۔ استاد پنتھ نے واردھا کی رجز کا قطع پڑھا قاضی عدیل عباسی کی آزادگاہ ذہن میں اقلیتوں کے حقوق کے لیے تحفظات کا اندراج ، نیز گورنر کو محافظ کمزور اقوام) کی تعریف و توصیف کی مشاعرہ بشکل تمام اختتام پذیر ہوا۔ واردھا کا رجز مع عدیل عباسی کی گرہ کے بجلات دو دنوں کے ۔۔۔ آوازوں سے "انقلاب زندہ باد" اور بھارت ماتا کی جے کے نعروں میں پاس ہوگئی ۔۔۔

بعد ازاں معلوم ہوا کہ وزراء اودھ بی اور ان کے پارلیمنٹری سکریٹریوں نے استعفے داخل کردیئے۔ اب صرف اس مشاعرہ کی یادگار باقی رہ گئی ہے۔

وطن کی خبریں

نوٹ:- اعزہ و احباب اور جملہ اہل وطن سے جو باہر ہیں خواہ وطن میں گذارش ہے کہ اپنے یہاں کی قابل اندراج خبریں روانۂ دفتر میں روانہ کرکے مشکور کرتے رہیں۔ (اڈیٹر)

موسم:- خوشگوار ہے سردی کافی ہونے لگی ہے۔ دن کو دھوپ میں بیٹھے بغیر نہیں بیٹھا جاتا۔ رات کو بھی ابھی تک سردی ایسی نہیں ہوتی جیسی کہ دسمبر کے مہینہ میں عموماً ہوتی تھی۔ ممکن ہے کہ اگر کوئی چھینٹا پانی کا پڑ گیا تو سردی غیر معمولی طور پر بڑھ جائیگی۔ کیونکہ اکثر فضا میں بادل نظر آجاتے ہیں۔

آب و ہوا:- اچھی ہے کوئی خاص شکایت نہیں سُنی گئی۔

خوشخبری:- ہم کو یہ سنکر خوشی ہوئی کہ چودھری مشیر احمد خلف چودھری مظفر علی صدیقی (چودھری محلہ) محکمۂ ویٹنری میں سپروائزر مقرر ہو کر گنشا گنج میں تعینات ہوئے ہیں۔

عقد:- مولوی محمد نقی صدیقی (چودھری محلہ) کی دو صاحبزادیوں کا عقد ۱۱ دسمبر ۱۹۳۹ء (دوشنبہ) کو ہوا۔ براتیں لکھنؤ و قصبہ کسمنڈی سے آئی تھیں۔ دونوں نکاح الحاج مولوی امیر احمد صاحب علوی، بی، اے، نے پڑھے۔ سہ پہر کو عروسوں کی رخصتی عمل میں آئی۔ شکر ہے کہ مولوی محمد نقی فرائض سے سبکدوش ہوئے۔

ایک خاتون کا جوش عمل:- کلکتہ کے اخبار "خاکسار" میں خبر درج ہے کہ "محترمہ طاہرہ بیگم کاکوروی ہمشیرۂ منشی عبدالمجید علوی بی اے سالار مسلم خواتین کلکتہ نے اپنے مکان واقع ۲۴ رپن اسٹریٹ میں ۳۰ نومبر کو ۴ بجے شام کو خاکسار بہنوں اور دیگر خواتین کے اجتماع میں جس میں سالار موصوفہ کی درخواست پر خاکساروں کا ایک جیش بھی زیر کمان سالار اکبر موجود تھا۔ اور جس کے نظام تربیت اور قواعد کو دیکھکر خواتین نے اظہار مسرت کیا اور اُن کی خواہش پر مسٹر عظیم نے تمام مجاہد خاکساران کے جو لکھنؤ محاذ پر گئے تھے کارگذاریاں پڑھ کر سنائیں اور مسٹر مظہر علی علوی ایم۔ اے، ایل۔ ایل، بی۔ کاکوروی سالار تبلیغ نے خاکسار مجاہدین کے ایثار۔ قربانی اور بہادری پر مباحثہ کیا جش کی، اس موقع پر محترمہ طاہرہ بیگم نے ایک ولولہ انگیز اور پرجوش تقریر میں خاکسار جماعت کے جذبۂ خدمت خلق کو بیان کرتے ہوئے عمل اور اتحاد پر زور دیا اور اس کو کلام پاک سے ثابت کیا کہ یہ جماعت حکم خداوندی پر عمل پیرا ہو کر کس قدر خلوص سے خدمت خلق میں مصروف ہے اور تاریخ اسلام سے مردوں کے کارناموں کے ساتھ عورتوں کی عملی کارگذاریاں بیان کیں۔ موصوفہ کی تقریر نے حاضرین مستورات ہی کو صرف نہیں بلکہ مردوں کے دلوں کو بھی گرما دیا اور ان کی اس تحریک میں شرکت کی اپیل کامیاب ہوئی۔ حاضرین کا شکریہ ادا کرنے کے بعد جلسہ برخاست ہونے پر جیش نے فوجی نظام سے جھنڈے کے ساتھ خاکسار بہنوں دیگر معزز بیگمات اور حاضر الوقت برادران اسلام کو پریڈ اور بیلچے کے تمام طریقہ استعمال دکھا کر باقاعدہ سلامی دی۔ تمام حاضرین کو طاہرہ بیگم صاحبہ کی طرف سے چاء و ناشتہ پیش کیا گیا اور ۸ بجے شب کو مہمان رخصت ہوئے۔

معاودت وطن و واپسی:- سُنا گیا ہے کہ مولوی نظام الدین حیدر عباسی، ڈائرکٹر محکمۂ زراعت، ریاست حیدرآباد جو دہلی میں کسی کانفرنس میں شرکت کے لئے گئے تھے اپنے بھتیجے حیدر حسن سلمہ کو دیکھنے دو روز کے لئے وطن بحصول رخصت آئے تھے واپس گئے۔ مولوی رفیق الدین احمد عباسی کی

صحت و تندرستی:- (۱) جناب منشی احتشام علی کے متعلق دریافت ہوا ہے کہ ہنوز ضعف و اضمحلال پورے طور پر رفع نہیں ہوا ہے دوا کا استعمال جاری ہے اور حسب ہدایت طبیب معالج پوری احتیاط و پرہیز کیا جا رہا ہے۔ اللہ جل شانہ ممدوح کو صحت عاجلہ و کاملہ عطا فرمائے

(۲) قاضی ولی حیدر خان عباسی کو تکالیف سنا ہے کہ ابھی بالکل رفع نہیں ہوئیں اور مسوں کے گرنے سے جو زخم ہو گئے تھے وہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ابھی بالکل خشک نہیں ہوئے۔ حق تعالیٰ جلد صحت عطا فرمائے۔ علالتیں:- (۱) شیخ حیدر حسن عباسی کو گذشتہ ہفتہ میں لرزہ کے ساتھ کئی دن بخار آیا تھا جس کی وجہ سے قدرے اضمحلال بڑھ گیا ضعف بدستور ہے۔ قبض کی بھی شکایت ہے حکیم صاحب معالج نے نسخہ میں جزوی ترمیم کر دی ہے لیکن کوئی ایسی دوا تجویز نہیں کی جو اجابت آور ہو۔

(۲) بیوہ شیخ تلطف علی مرحوم کو اس طرف درد کمر کی سخت تکلیف بڑھ گئی تھی کئی دن ہوئے بغرض علاج لکھنؤ گئی ہیں اور لیڈی ڈفرن اسپتال میں

مکان لیکر وہاں انچارج لیڈی ڈاکٹر سے رجوع کیا ہے۔ باری تعالےٰ جلد صحیح و تندرست فرماکر واپس لائے۔

(۳) والدۂ مولوی خلیل احمد عباسی کو کاکوری آنے کے بعد کئی بار شدید اختلاجی دورے ہوئے ضعف اور بھی بڑھ گیا ہے۔ ہومیو پیتھک ڈاکٹر کی جس دوا سے لکھنؤ کے قیام میں قلبی شکایت میں سکون ہوا تھا اُس کا بھی اب بظاہر اثر نہیں معلوم ہوتا ہے۔ مقامی طبیب حکیم حافظ عبدالحلیم صاحب سے اب رجوع کیا گیا ہے۔ معلوم ہوا کہ کئی دن ہوئے حوالی گردہ درد شدید اُٹھا تھا جسکی تکلیف کئی دن رہی اب درد میں سکون ہے۔

متفرقات:۔ (۱) فاتحہ سالانہ حضرت شاہ حیدر علی صاحب قلندر حسب معمول ۲۰ شوال المکرم ۱۳۵۸ھ (۲ دسمبر ۱۹۳۹ء) بروز شنبہ تکیہ شریف کاظمیہ پر بعد مغرب ہوا۔ حسب دستور تقسیم تبرک کے بعد بیشتر شرکا، فاتحہ کو چار بلائی گئی۔ بعد نماز عشا مجلس سماع برپا ہوئی اور دوسرے دن (۳ دسمبر) صبح کو بھی قوالی کی محفل ہوئی۔ دونوں وقت اہل ذوق حضرات کو خوب لطف آیا۔ اور محفلیں کامیاب رہیں۔

(۲) معلوم ہوا کہ مولوی شفیق احمد عباسی جو بحصول رخصت اپنی والدۂ محترمہ کے علاج کے سلسلہ میں عرصہ کے بعد لکھنؤ و کاکوری آئے تھے بعد ختم رخصت رتلام اپنے مستقر پر واپس گئے۔

(۳) اکثریت کے صوبوں کا جو وفد ۳۰ نومبر کو کاکوری آیا تھا۔ بعد مغرب جلسہ میں شرکت کرکے شب کو مقیم رہا یکم دسمبر کی صبح کو بذریعہ ریل روانہ ہوا بعض اراکین مسلم لیگ کاکوری بھی وفد کے ساتھ لکھنؤ گئے تھے اور شہر میں جلسوں وغیرہ میں شرکت کی معلوم ہوا کہ اراکین وفد کاکوری سے بہت مطمئن اور خوش گئے اور جلسہ کی کامیابی پر بہت مسرور تھے

(۴) سُنا گیا ہے کہ لکھنؤ میں محلہ سعادتگنج کی بازار میں غلہ وغیرہ کی گرانی کے سلسلہ میں جو لوٹ ہوئی تھی اس میں محلہ دولی نگر کے ایک شخص کی روئی بھی لٹ گئی جو کاکوری سے سعادتگنج کے بازار میں بیچنے کے لئے لے گیا تھا۔

(۵) سید خورشید علی بقا سکریٹری بزم ادب اطلاع دیتے ہیں کہ مشاعرہ جو ۲۵ دسمبر ۱۹۳۹ء بروز دوشنبہ کے ۲۲ دسمبر ۱۹۳۹ء بروز پنجشنبہ ہوگا۔ وقت و مقام بدستور ہے۔ ایک تقریب کی وجہ سے تاریخ و دن صرف تبدیل کیا گیا ہے۔ شعرا و سامعین نوٹ کرلیں۔

(۶) قصبہ بجنور میں مسلم لیگ کے جلسہ کے سلسلہ میں قاضی راشد علیخاں عباسی بی۔ اے و سید محمد شبیر الدین شرکت جلسہ کے لیئے کاکوری سے گئے تھے۔ جلسہ کامیاب رہا مولانا جمال الدین عبدالوہاب صاحب فرنگی محلی اور چودھری خلیق الزماں صاحب ایڈوکیٹ لیڈر مسلم لیگ پارٹی یوپی اسمبلی نے حاضرین کو دلائل و تمثیلات سے مسلم لیگ کی اہمیت ذہن نشین کرائی اور مسلمانوں کو اپنی تنظیم کرکے قوت حاصل کرنے کی تلقین کرتے ہوئے مسلم لیگ کے جھنڈہ کے نیچے زیادہ سے زیادہ تعداد میں جمع ہونے کی ہدایت کی۔ جلسہ کی صدارت قاضی راشد علی خاں عباسی بی۔ اے نے کی تھی۔

(۷) عرصہ ہوا سنا گیا تھا کہ مقامی ڈاکخانہ کی موجودہ مکان کی تبدیلی کا مسئلہ افسران کے زیر غور ہے اور اس کے لیئے مکانوں کے ٹنڈر بھی طلب کئے گئے تھے لیکن نتیجہ ہنوز ظاہر نہ ہوا جن لوگوں نے مکانوں کے لیئے ٹنڈر دیئے تھے وہ بےچینی کے ساتھ انتظار کر رہے ہیں۔

حادثہ:۔ ۸ دسمبر ۱۹۳۹ء کو بعد نماز مغرب دفعتاً یہ خبر معلوم ہوئی کہ نہر کے قریب ٹھکرا باغ میں ایک لاش درخت میں لٹک رہی ہے پولیس کو اطلاع کی گئی جو فوراً موقع پر پہونچی۔ دریافت سے معلوم ہوا کہ مسمی احمد شفیع ساکن شیخ سعدی محلہ جس کا دماغ خراب بیان کیا جاتا ہے کئی دن سے گھر سے غائب تھا۔ اس نے گلے میں پھندا لگاکر جان دے دی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ پولیس نے بعد تحقیقات واقعہ کو خودکشی قرار دیا اور پنچائت نامہ کرکے لاش ورثا کے حوالہ کردی اور اُسی دن رات میں تجہیز و تکفین کردی گئی۔

(بقیہ مضمون صفحہ ۵ کالم ۲ ملاحظہ ہو)

(۴) عورت، محبت کی بھوکی ہے مرد کو محبت کرنے کا سلیقہ سیکھنا چاہیئے (۵) عورت، مرد کو اپنے ہی میں مصروف دیکھنا چاہتی ہے اور مرد اس سے گریز کرتا ہے۔ (۶) عورت ہر بری بات مرد کے سر تھوپنا چاہتی ہو مرد کو سمجھ سے کام لینا چاہیئے۔ (۷) عورت ہر اچھی بات اپنی طرف منسوب کرتی ہو اس سے اس کا مقصد صرف اپنی تعریف ہو۔ (۸) عورت...

(یونائیٹڈ انڈیا پریس لکھنؤ میں باہتمام سید توسل حسین پرنٹر طبع ہوکر دفتر کاکوری اخبار مولوی محلہ (لال ملی) کاکوری سے سید محمد شبیر الدین نے شائع کیا)